فتنے مشرق (عراق) سے ظاہر ہوں گے

☆حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

"''میں نے رسول اللہﷺ کو دیکھا کی آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمار ہے تھے، ہاں فتنہ اسی طرف سے نکلے گا، فتنہ اسی طرف سے نکلے گا جہاں سے **شیطان کا سینگ** نکلے گا۔ (اور آپﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی)۔"

[بخاری: کتاب بدء الخلق: "باب صفة ابلیس و جنوده" ‹۳۲۷۹›‹۳۱۰۴› مسلم ‹۲۹۰۵›ابو یعلی‹۵۵۱۱› ابن ابی شیبة ‹۱۲/۱۸۵›]

☆حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

"ایک دن اللہ کے رسولﷺ نے دعا کی: یا اللہ! ہمارے لئے (ملک) **شام** میں برکت نازل فرما: الٰہی! ہمارے لئے (ملک) **یمن** میں برکت نازل فرما، لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! اور ہمارے **نجد** کے لئے بھی۔ آپﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے **شام** میں ہمارے لئے برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لئے **یمن** میں برکت فرما۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسولﷺ! ہمارے **نجد** کے لئے بھی (دعا کریں)۔" (راوی نے کہا) میرا خیال ہے کہ

"آپﷺ نے تیسری بار فرمایا: "وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے **شیطان کا سینگ** نکلے گا۔"

[بخاری: کتاب الفتن: باب قول النبی "الفتنه من قبل المشرق" ‹۷۰۹۴› ترمزی ‹۳۹۷۹› ابن حبان‹۷۲۵۷› شرح السنه‹۱۴/۲۰۶› احمد ‹۲/۱۱۸›]

☆حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسولﷺ نے دعا مانگی: یا اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما، الٰہی! ہمارے **یمن و شام** میں برکت فرما۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمارے **عراق** کے لئے بھی (دعا کریں)، آپﷺ نے فرمایا

"وہاں سے **شیطان کا سینگ** نمودار ہوگا اور فتنے ابلیں گے۔ بلاشبہ جور و جفا **مشرق** میں ہے۔"

[المعجم الکبیر ‹۱۳۴۲۲› الحلیه‹۶/۱۳۳›مختصر الترغیب‹۸۷› مجمع الزوائد‹۳/۳۰۸›]

☆حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

''میں نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ عراق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں: خبردار! بے شک فتنہ یہاں سے نمودار ہوگا، خبردار! بلاشبہ فتنہ یہاں سے ظاہر ہوگا۔ آپ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

[احمد(۲/۱۴۳) ابن ابی شیبہ(۱۲/۱۸۵) ابویعلیٰ(۵۵۱۱)]

☆حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کفر کا سرچشمہ مشرق ہے''۔

[بخاری(۳۳۰۱) مسلم(۹۲) احمد(۲/۵۰۶ـ۳۷۲) ترمذی (۲۲۴۴) حمیدی(۲/۳۵۲) ابن حبان(۷۲۵۵) ابو یعلیٰ(۶۳۴۰) ابو عوانہ(۱/۲۰)]

ان صحیح احادیث سے مندرجہ ذیل باتیں کھل کر سامنے آجاتی ہیں

(۱) مشرق سے فتنوں کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مدینۃ النبی ﷺ کے مشرق میں کئی ایک علاقے شامل ہیں مگر آپ ﷺ نے ''عراق'' کہہ کر فتنوں کے مرکز کی تعین و تحدید (fixation) کر دی ہے۔

(۳) بعض روایات میں فتنوں کا مرکز ''نجد'' قرار دیا گیا ہے اور ہر سطح مرتفع اور بلند زمین کو نجد کہتے ہیں۔

[دیکھئے لسان العرب (۱۴/۴۵) القاموس(۱/۳۵۲)]

عرب میں تقریباً دس ''نجد'' ہیں۔ **[دیکھئے معجم البلدان (۵/۲۶۵) لسان العرب(۱۴/۴۷)]**

مگر آپ ﷺ نے عراق کہہ کر ''نجد'' کی تعین (determination) کر دی ہے لہٰذا فتنوں کی سرزمین نجد عراق ہے نجد یمن یا کوئی اور نہیں

(۴) تاریخ گواہ ہے کہ تمام فتنے عراق سے پھوٹتے رہے ہیں مثلاً خوارج، شیعہ، رافضی، باطنی، جہمیہ، قدریہ، معتزلہ، اور تمام گمراہ فرقے یہیں کی پیداوار ہیں۔

''جمل اور صفین'' کی خونریز جنگیں بھی اسی سرزمین پر ہوئیں۔

(۵) بارہ صدیوں تک تمام اہل اسلام کا متفقہ فیصلہ یہی رہا کہ نجد قرن شیطان سے مراد عراق ہی کا علاقہ ہے لیکن بارہویں صدی کے بعد اہل بدعت نے احادیث مذکورہ کا مفہوم بگاڑ کر انہیں محمد بن عبدالوہابؒ جیسے عظیم مصلح (reformer) پر چسپاں کرنا شروع کر دیا حالانکہ شیخ مذکور کا تعلق نجد عراق سے نہیں بلکہ نجد یمن سے ہے جس کے لئے نبی کریم ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ موصوفؒ نے ساری زندگی محنت کر کے اہل عرب کو مرکز توحید پر جمع کر دیا اور ان کے باہمی اختلافات اور افتراق و انتشار کو اتفاق و اتحاد میں بدل دیا۔

◉ ایک دفعہ سالم بن عبداللہ بن عمرؒ نے اہل عراق سے کہا:

”اے اہل عراق! تم پر تعجب ہے کہ تم صغیرہ گناہوں کے بارے میں بہت سوال کرتے ہو حالانکہ تم سب سے زیادہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہو، میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”فتنہ وہاں سے نمودار ہوگا ...... اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا ...... جہاں سے شیطان کے سینگ نمودار ہوتے ہیں اور تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے، (یاد رکھو!) موسیٰ کا آلِ فرعون میں سے ایک شخص کو قتل کرنا بھی غلطی تھی، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا: ﴿ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ﴾ (طٰہٰ: ۴۰) ”اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے بچالیا، غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزمالیا۔“ (مسلم: ۲۹۰۵)

سیدنا سالمؒ کے اس قول ...... کہ تم صغیرہ گناہوں کا سوال کرتے ہو اور سب سے زیادہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہو ...... سے اشارہ اس واقعے کی طرف ہے جو سیدنا ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اہل عراق میں سے ایک شخص نے اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کیا (یعنی کیا مچھر کو مارنا جائز ہے؟) تو انہوں نے فرمایا:

”اس شخص کو دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کرتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی ﷺ کے نواسے کو قتل کیا ہے، حالانکہ میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ آپ فرما رہے تھے: «هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا» کہ ”حسنؓ و حسینؓ دُنیا میں میرے پھول ہیں۔“ (صحیح بخاری: ۵۹۹۴)